

85468 - صدقہ تقسیم کرنے میں وہی طریقہ اختیار کرنا لازم ہے جو صدقہ کرنے والے نے متعین

کیا ہو

سوال

کچھ صدقات ایک شخص کو تقسیم کرنے کے لیے بھیجے گئے کہ وہ انہیں ایک معین کیفیت کے مطابق (ہر خاندان دو سو مصری کرنسی سے زائد نہ لے) تقسیم ہو، لیکن وہ شخص اس تقسیم کے علاوہ کسی اور طریقہ سے تقسیم کرنے کی رائے رکھتا ہے جس کی بنا پر زیادہ ضرورتمند افراد کو فائدہ ملے گا، تو کیا اس کے اپنے رائے کے مطابق عمل کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ صدقہ ارسال کرنے والے شخص کو استحقاق کے حالات کا علم نہیں، اور وہ کسی اور طریقہ سے تقسیم کرنے سے انکار کر رہا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جس شخص کو صدقات کی تقسیم کا وکیل بنایا گیا ہے اسے تقسیم میں وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو صدقہ ارسال کرنے والے نے متعین کیا ہے؛ کیونکہ وکیل کے پاس تو وہ بطور امانت ہے، اور وہ اپنے موکل کا نائب ہے، اور وہ صرف اس چیز میں ہی تصرف کر سکتا ہے جس میں اسے اجازت دی گئی ہے۔

اور اگر یہ شخص کسی اور طریقہ سے تقسیم کرنا زیادہ فائدہ مند تصور کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ ارسال کرنے والے کے سامنے یہ طریقہ بیان کرے، اور اگر پھر بھی وہ اپنے موقف پر قائم رہے اور اسی طریقہ کے مطابق تقسیم کرنے پر اصرار کرے تو پھر اسے مالک کے متعین کردہ طریقہ پر عمل کرنے کا التزام کرنا چاہیے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارک میں اہل خیر میں سے ایک شخص نے مجھے کچھ رقم دی اور کہا کہ یہ مال اپنے طریقہ سے فقراء میں تقسیم کردو، میں نے ان میں سے کچھ فقراء پر تقسیم کر دیا، لیکن کچھ کو مال دینے میں تصرف کیا کہ بازار سے کھانے پینے کی اشیاء خرید کر ان فقراء میں تقسیم کر دیا، کیونکہ وہ بازار سے خریداری کرنے کی استطاعت اور قدرت نہیں رکھتے تھے، اور خاندان میں کچھ ایسے افراد بھی تھے جو ضرورتمند افراد کی رضامندی کے بغیر ہی مال لے کر کھا جاتے، تو کیا میرے لیے اس طرح کا تصرف کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"آپ کے لیے اسی طریقہ کا التزام کرنا ضروری ہے جس کی تعیین آپ کے موکل نے کی تھی، وہ یہ کہ آپ فقراء میں نقد رقم تقسیم کریں، اور ان کے لیے کوئی چیز بھی خرید کر نہ دیں؛ کیونکہ آپ کو اس کا وکیل نہیں بنایا گیا، اور آپ نے جو تصرف اپنی جانب سے کیا ہے اس خرچ کی اتنی رقم ان فقراء میں تقسیم کریں، تا کہ موکل کا حکم کی تنفیذ ہو، اور آپ اس سے بری الذمہ ہو سکیں، اور آپ جو خرچ کرینگے ان شاء اللہ اس کا آپ کو اجر و ثواب حاصل ہوگا "

انتہی

ماخوذ از: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (14 / 272).

اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ تقسیم کرنے میں وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو موکل نے متعین کیا ہے۔

واللہ اعلم .